خلاصۂ مراسلات

مجلس احبابِ الحق

ایک دلِ دردمند کی پکار | ڈاکٹر فضل الرحمان کے تلبیسی نظریہ پر آپ کا تردیدی مضمون "ترجمان اسلام" میں پڑھا، بہت مسرت ہوئی، حق تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں، ڈاکٹر موصوف جن الحادی نظریات کو استشراقی اسلحہ کے زور سے اسلام کے سر منڈھ رہے ہیں، اور حکومت ان کی جسطرح پذیرائی کر رہی ہے، وہ وقت کا سب سے بڑا مسئلہ اور علماء کرام کی توجہ کا سب سے زیادہ محتاج ہے۔ "فکر و نظر" کے تمام فائل آپ کی نظر سے گذرے ہوں گے، ظالم نے جاہلیت جدیدہ کی ایک ایک چیز کو اسلام کا نام دے ڈالا ہے۔ عائلی قوانین اور منصوبہ بندی نافذ کئے جا چکے ہیں۔ اور شدید خطرہ ہے کہ "تحقیقات اسلامیہ" کی تمام تحریفات قانونی شکل اختیار کر کے ہم پر مسلط ہو جائیں گی ---- ادہر ہمارے جمود یا سکوت کا یہ عالم ہے کہ ان تحریفات کے خلاف ملک گیر آواز چہ معنی، انفرادی آواز بھی بہت کم ہی اٹھائی گئی، شرح زکوٰۃ ہی کو لے لیجئے، کتنے علماء کے قلم سے اس کی تردید نکلی؟ میں آپ سے آپ کے مؤقر مجلہ الحق سے اور آپ کے مدرسہ سے اپیل کروں گا، کہ اس شدید تقاضے کے لئے علماء کو بیدار کریں، خط و کتابت ملاقات اور دیگر تمام ممکن وسائل سے اس فتنہ کے انسداد کے لئے سعی کی جائے۔ جسطرح پرویز کے خلاف متفقہ فتویٰ شائع ہوا۔ اسی طرح "فضلی فتنہ" کے خلاف جب تک اجتماعی مساعی بروئے کار نہ لائی جائیں گی اس وقت تک اس کا انسداد ممکن نہ ہوگا، اس سلسلہ میں چند تجاویز معروض ہیں:۔

۱ ---- اولاً ملک کے تمام مذہبی اور دینی رسائل اخبار اور جرائد کو اس کے خلاف مسلسل تردید ---- لیکن غیر جذباتی رنگ میں ---- دلائل کی روشنی میں لکھنے پر آمادہ کیا جائے، تاکہ رائے عامہ اس فتنہ کے مہیب عواقب کو سامنے لا سکے۔

۲ ---- جن موضوعات کو تحریفات کا نشانہ بنایا جا چکا ہے، یا آئندہ بنایا جائے گا، متعدد اہل علم اور اہل قلم حضرات کے ذمہ ایک ایک دو دو عنوان لگائے جائیں۔ کہ وہ تفصیلاً ان تحریفات کی عقلی اور نقلی دلائل سے نقاب کشائی کریں، معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر موصوف کے ادارے نے باقاعدہ ایک

گروہ تیار کر رکھا ہے۔ جن سے مختلف موضوعات پر مقالات لکھائے جاتے ہیں۔ ہمیں بھی یہی کرنا ہوگا۔ ورنہ ہر مضمون کا جواب ایک ہی آدمی کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

۳۔۔۔ علماء کرام کی ایک جماعت مسائل جدیدہ کے صحیح حل پر غور کرنے کیلئے مقرر کی جائے۔ یہی معاشرہ کے مسائل ہیں جن کی آڑ میں تحریفات کا شغل اختیار کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی اس کمزوری کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ اب تک معاشرتی مشکلات کا حل از روئے اسلام ہم پیش نہیں کر سکے ہیں۔ اگر ہم اس میدان کو خالی چھوڑ دیں گے تو نااہل لوگوں کو موقع ملتا جانا قدرتی چیز ہے۔ علماء کرام کی طرف "عوامی ادارۂ تحقیقات اسلامیہ" کا قائم ہونا وقت کی اہم پکار ہے۔

۴۔۔۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کر چکا ہوں، حکومت کی زیر نگرانی یہ تمام تحریفیں ہو رہی ہیں، اس لئے ہمارے اکابر پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے، کہ حکومت کا ذہن صاف کرنے کیلئے ہر قسم کی تدابیر ممکنہ اختیار کریں۔ وفود کی شکل میں ملاقاتیں کریں۔ خط و کتابت کے ذریعہ ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کریں۔

۵۔۔۔ عربی مدارس کی تعداد میں روز بروز جس قدر اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اسی قدر ہمارے طلبہ اصل اسلامی ذوق سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ نئی پود میں تعلیم و تحریر، تبلیغ و افتاء اور درس و تدریس کی صلاحیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور فتنے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہمیں اس نئی جماعت میں سے افراد کا انتخاب کر کے ان میں یہ صلاحیتیں بیدار کرنی پڑیں گی۔ ورنہ مستقبل قریب میں تمنیۃ ولیس لہا ابا حسن پر صبر کر کے بیٹھ جانا پڑے گا۔

میں جانتا ہوں کہ تجاویز پیش کر دینا آسان لیکن عملی جامہ پہنانا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم یہ مزید عرض کروں گا کہ ہمیں یا تو اسلام کے بقاء کی تدابیر پر محنت کرنی پڑے گی، خواہ اس کے لئے وقت، مال اور جان کی قربانی بھی دینی پڑے، ورنہ ہمیں اسلام کی اس حالت زار پر صبر کرنا پڑے گا، ہماری بدقسمتی اور نالائقی کی انتہا ہوگی اگر ہم اسلاف کے چودہ سو سالہ محفوظ ورثہ کی حفاظت نہ کر سکیں۔

(مولانا محمد یوسف ماموں کانجن لائل پور)

اپنے مشفق ترین استاد شیخ التفسیر والحدیث جامع الکمالات العلمیۃ والعملیۃ قبلہ حضرت صاحب سرگودھوی نور اللہ مرقدہ کی وصال کے ساتھ ساتھ حضرت افغانی دامت برکاتہم حضرت مولانا بنوری مدظلہ حضرت شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ مدظلہ کی خبر علالت اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہ کی اطلاع ضعف و نقاہت نے آنکھوں میں اندھیرا کر دیا۔